جماعت احمدیہ جرمنی کی نیشنل مجلسِ عاملہ، مبلغین کرام، ریجنل امراء و لوکل امراء کرام کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ

نیشنل مجلسِ عاملہ جرمنی کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ کا آغاز دعا کے ساتھ ہوا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

نیشنل مجلسِ عاملہ کی میٹنگ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دائیں طرف لوکل امراء اور ریجنل امراء کے لئے جگہ مخصوص کی گئی تھی اور درمیان میں سامنے نیشنل مجلسِ عاملہ کے ممبران تھے جبکہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بائیں طرف مبلغین کرام تھے۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ’یہ ترتیب درست نہیں ہے۔ مبلغین کرام کو میری دائیں طرف ہونا چاہئے‘۔

شعبہ جنرل سیکرٹری:

سب سے پہلے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب سے رپورٹ طلب کی اور جماعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہماری 177 جماعتیں ہیں اور کل 9 لوکل امارات ہیں۔ سب جماعتوں سے رابطہ خطوط اور ٹیلی فون کے ذریعہ ہوتا ہے۔ دورہ جات بھی کئے جاتے ہیں اور مجالس عاملہ سے میٹنگز بھی کی جاتی ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 168 سے 172 جماعتوں کی ماہانہ رپورٹس آتی ہیں اور ہم ان جماعتوں کو باقاعدہ جواب دیتے ہیں اور رپورٹس کا جائزہ لے کر ان سے دریافت بھی کرتے ہیں کہ پروگرام کے مطابق فلاں فلاں کام ہونے چاہئے تھے لیکن ان کا رپورٹ میں ذکر نہیں ہے۔ لوکل صدران سے بھی باقاعدہ رابطہ ہوتا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جو ہدایات آتی ہیں یا جو مرکز سے سرکلر آتے ہیں وہ ہم جماعتوں کو اور لوکل امارات کو بھجوا دیتے ہیں۔

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف بھجوا دینا کافی نہیں ہے۔ آپ کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ جائزہ لیں کہ کون کتنی جلدی جواب دیتا ہے اور کون جواب بھجوانے میں سُست ہے۔ پھر اس کی طرف توجہ دیں اور یاد دہانی کروائیں۔ follow up بہت ضروری ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا یہ بھی کام ہے کہ **اس بات کا جائزہ لیں کہ کون سے امراء اور صدران اچھا کام کر رہے ہیں۔ کن امراء اور صدران کی جانب سے فوری رسپانس ملتا ہے اور کون کام میں سُست ہیں اور کن کی طرف سے جوابات تاخیر سے ملتے ہیں۔ اور کون ایسے ہیں جو مرکزی ہدایات پر کماحقہ عمل نہیں** کررہے۔ یہ سب امور ہر وقت آپ کے مدنظر رہنے چاہئیں۔

جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ شعبہ تربیت اور شعبہ تبلیغ کے ساتھ ان کے پروگراموں کے حوالہ سے اکثر بات ہوتی رہتی ہے کیونکہ ان دونوں شعبوں کے پروگرام زیادہ ہوتے ہیں۔ تو تربیت کے شعبہ کی طرف سے اور تبلیغ کے شعبہ کی طرف سے پتہ چلتا رہتا ہے کہ کون سی جماعت اپنے کام میں کمزور جارہی ہے یا کون سی جماعت اچھی جارہی ہے۔ پھر ان کے ساتھ مل کر ہم پروگرام بناتے ہیں اور زیادہ تر ان جماعتوں کے دورے اور پروگرام رکھے جاتے ہیں جو کمزور ہیں اور جہاں پر زیادہ ضرورت محسوس ہو۔ شعبہ تبلیغ بھی جماعتوں میں اپنے دورے اور پروگرام کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح ہمارے علم میں آتا رہتا ہے کہ کونسی جماعتیں کمزور جارہی ہیں اور کون سی جماعتیں بہتر کام کر رہی ہیں۔

نائب امیر (برائے شعبہ جائیداد، شعبہ وقفِ نو وشعبہ نومبائعین)

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم سعید گیسلر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی سے ان کے سپرد کاموں کے متعلق دریافت فرمایا۔ اس پر سعید گیسلر صاحب نے بتایا کہ ان کے سپرد شعبہ جائیداد، شعبہ وقفِ نو اور شعبہ نومبائعین کی نگرانی ہے۔

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شعبہ جائیداد کا کام تو بہت زیادہ اور وسیع ہے۔ سارے ملک میں مساجد تعمیر ہو رہی ہیں اور پھر جماعتی جائیدادوں اور عمارات کی maintenance کا کام بھی بڑا پھیلا ہوا ہے۔ تو کیا اس کام کے ساتھ آپ کو باقی دونوں شعبوں کی نگرانی کیلئے وقت مل جاتا ہے؟

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ شعبہ وقفِ نو کا کام بھی بہت زیادہ ہے، ان کے پروگراموں کا جائزہ لینے کے لئے نگرانی کے لئے کسی اور کو مقرر کر دیں۔ آپ وقفِ نو کے لئے بے شک اسسٹنٹ سیکرٹری بنالیں۔ **اب وقفِ نو کا کام مزید بڑھ گیا ہے اور طلباء کی تعلیم میں رہنمائی کا ایک بہت بڑا کام اور ذمہ داری ہے۔ اس لئے ایسا اسسٹنٹ سیکرٹری بنائیں جو یہاں کا پڑھا ہوا ہو اور اس کا علم اور معلومات بھی وسیع ہوں اور اُسے یہاں کے تعلیمی نظام پر بھی عبور حاصل ہو۔ یہاں کے سکول، کالج اور یونیورسٹی کے سسٹم اور طریق کار کو جانتا ہو۔**

امیر صاحب جرمنی نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استفسار کیا کہ کیا ایک ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نو بنایا جائے؟ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹھیک ہے آپ ایک ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نو بنالیں۔

نیز **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں تک کونسلنگ اور واقفینِ نو کی رہنمائی کا تعلق ہے تو اس کام کیلئے ایک کمیٹی مقرر ہونی چاہئے** جس میں **ایسے ممبران شامل ہوں جو کہ ماڈرن سائنس اور دیگر مضامین کا اچھا علم رکھنے والے ہوں۔**

شعبہ جائیداد:

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری جائیداد سے مساجد اور دیگر جماعتی جائیدادوں اور ان سب کی maintenance کے کام اور بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر سیکرٹری صاحب جائیداد نے بتایا کہ ہماری جائیدادوں کی کل تعداد 45 ہے اور ان میں باقاعدہ تعمیر ہونے والی مساجد کی تعداد 34 ہے۔ maintenance کا کل بجٹ تین لاکھ یوروز کا ہے جس میں سے 40,000 یوروز بیت السبوح کیلئے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے running expeditures کے بارہ میں دریافت فرمایا تو سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ کل -/2,60,000 یوروز سالانہ ہیں۔ لیکن اگر مرمت، maintenance، rent اور utilities کو شامل کریں تو پھر تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ یوروز کے سالانہ اخراجات بنتے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ یہ سب rent, utilities اور مرمت وغیرہ کے اخراجات میں سے لوکل جماعتیں کتنا دیتی ہیں یا سب جماعتوں کو مرکز ہی خرچ مہیا کرتا ہے؟ مثلاً ایک مسجد ہے، مشن ہاؤس ہے یا کوئی اور بلڈنگ بھی ہے، کیا لوکل جماعت اس کو maintain کرتی ہے اور خرچ پورا کرتی ہے یا پھر مرکز ادا کرتا ہے؟ اس پر سیکرٹری صاحب جائیداد نے بتایا کہ خرچ مرکز ادا کرتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ Hamburg تو ایک بڑی اور مضبوط جماعت ہے، ان کے اخراجات کون ادا کرتا ہے؟ کیا وہ خود اپنا خرچ برداشت کرتے ہیں؟ اس پر سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ ان کی دونوں مسجدوں کے اخراجات مرکز برداشت کرتا ہے۔

پھر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ بیت الرشید میں بننے والے میناروں کے اخراجات کس نے دیئے ہیں؟ سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ میناروں کے اخراجات 60 ہزار یوروز مرکز نے ادا کئے ہیں۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہیمبرگ کی جماعت تو فرینکفرٹ کے بعد سب سے بڑی جماعت ہے۔ اس لئے یہ میناروں کا خرچ خود برداشت کریں گے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے توجہ دلانے پر ہیمبرگ کے لوکل امیر صاحب نے عرض کیا کہ ہم یہ خرچ خود ادا کریں گے اور مرکز کو واپس کر دیں گے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مرکز کے دوسرے اخراجات ہوتے ہیں۔ دوسری جو غریب جماعتیں ہیں وہاں خرچ ہوتا ہے اس لئے جو بڑی جماعتیں ہیں ان کو اپنے اخراجات خود برداشت کرنے چاہئیں۔

لوکل فنڈ کے قیام کے بارہ میں ایک سوال پر **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ لوکل فنڈ کے قیام کی اس شرط پر اجازت ہوتی ہے کہ آپ کا** کوئی دوسرا چندہ متاثر نہیں ہوگا۔ لازمی چندہ جات متاثر نہیں ہوں گے۔ **آپ کا جو مساجد کا فنڈ ہے وہ بھی متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ اس شرط کو سامنے رکھتے ہوئے آپ لوگ بھی اجازت لے سکتے ہیں۔**

برلن میں ہونے والے اخراجات کے بارہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ برلن میں ہماری جو مسجد اور مشن ہاؤس ہے ان کے سالانہ اخراجات کے حوالہ سے گزشتہ سال -/30,000 یوروز خرچ ہوئے ہیں۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہاں نئی عمارت بنی ہے۔ اس لئے اخراجات ابھی کم ہیں۔ 3-4 سال بعد وہاں بھی شروع ہو جائیں گے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ باقی جو چھوٹی جماعتیں ہیں ان کو بھی کچھ نہ کچھ خرچ اُٹھانا چاہئے تاکہ مرکز پر بوجھ کم ہو۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اسی طرح حلقہ مسجد نور کی جو جماعت ہے ان کو بھی اپنے اخراجات اور maintenance کے اخراجات کے لحاظ سے تھوڑا independent کرنا چاہئے تاکہ ان کی طرف سے مرکز پر بوجھ کم ہو۔ کم از کم اپنے maintenance کے اخراجات تو برداشت کریں۔

اس موقع پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ جماعتوں کو جو گرانٹ دی جاتی ہے وہ لوکل اخراجات کے لئے کافی نہیں ہوتی۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو بڑی جماعتیں ہیں وہ تو اپنے اخراجات خود برداشت** کرسکتی ہیں۔ سارا لوکل خرچ برداشت کرسکتی ہیں۔ ان کے ذمہ ڈالیں کہ اپنا خرچ برداشت کریں۔ جماعتوں کا انتخاب کریں اور انہیں بتائیں کہ اب اپنے اخراجات خود برداشت کریں اور مرکز پر بوجھ نہ ڈالیں۔ آپ کے جو اخراجات بڑھ رہے ہیں وہ اس وجہ سے ہیں کہ آپ بڑی جماعتوں کو بھی خرچ مہیا کرتے ہیں۔

امیر صاحب نے بتایا کہ امسال ہمارے اخراجات زیادہ بڑھے ہیں، ہم نے مساجد کے لئے کئی قطعات زمین بھی خریدے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ ہمارا 100 مساجد فنڈ میں سالانہ بجٹ تین ملین یوروز کا ہوتا ہے لیکن اتنی رقم اکٹھی نہیں ہوتی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **فرمایا** کہ اگر اکٹھی نہیں ہوتی تو کریں۔ یہ آپ کی کمزوری ہے۔ دورہ جات کریں۔ **کوشش کریں تا کہ سو مساجد فنڈ کا اپنا بجٹ پورا ہو اور کسی کی وجہ سے دوسرے بجٹ متاثر نہ ہوں۔** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوگ تو دیتے ہیں لیکن ہماری پہنچ نہیں ہوتی۔ **لوکل امراء، ریجنل امراء اور صدران جماعت کے ذریعہ کوشش کریں اور لوگوں کو باور کروائیں کہ یہ ضروریات ہیں اور یہ صحیح و حقیقی اخراجات ہیں تو لوگ دیں گے۔ باوجود اس کے کہ اکنامک** حالات خراب ہو رہے ہیں، **پھر بھی قربانی کرنے کی روح اللہ کے فضل سے موجود ہے۔ صرف ہماری پہنچ نہیں ہوتی۔** ہمارے ریجنل امراء، لوکل امراء اور صدران ہیں وہ بھی صحیح طرح اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ اگر چاہیں تو یہ مساجد فنڈ کا تین ملین یوروز کا سالانہ ہدف achieve کرسکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مساجد کی تعمیر اور ان پر اٹھنے والے اخراجات کے حوالہ سے بڑی تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا اور بعض انتظامی ہدایات سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ جامعہ احمدیہ کا جو فل پراجیکٹ ہے وہ 4.5 ملین یوروز کا ہے۔ اس پر سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ تعمیر کے تمام اخراجات ملا کر جس میں پلاٹ کی خریداری، فرنیچر وغیرہ سب شامل ہیں وہ ملا کر کل 5.2 ملین یوروز کے اخراجات ہوئے ہیں۔ اور جامعہ کی تعمیر کے لئے ہم ہر سال اپنے بجٹ میں سے ایک ملین یورو کی رقم مخصوص کرتے رہے ہیں لیکن جامعہ کے لئے اس مخصوص کی ہوئی رقم میں سے مساجد کی تعمیر پر بھی خرچ ہوتا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہی چیز ہے جس کی وجہ سے اعتماد میں کمی آتی ہے اور اسی وجہ سے سو مساجد کے چندے کا ٹارگٹ پورا نہیں ہوتا۔ آپ اگر جماعتوں کو realize کروائیں کہ اتنی رقم سو مساجد میں لگ رہی ہے اور اتنی رقم جامعہ احمدیہ کیلئے اپنے بجٹ میں سے نکال رہے ہیں۔ کیونکہ بعض لوگوں کے مساجد فنڈ میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے کمی رہتی ہے۔ اس لئے ہمیں جامعہ کے لئے مخصوص کی گئی رقم مجبوراً مساجد کیلئے خرچ کرنا پڑتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ جرمنی نے ایک ملین یوروز کے قریب رقم اس سال مساجد کی تعمیر کیلئے جمع کر کے دی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لجنہ اپنی کوشش جاری رکھے اور جماعت اپنی کوشش کرے۔ **اصل یہ ہے کہ ہر جگہ سے چندہ جمع ہو اور ہر جماعت میں کوشش ہو۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **لجنہ کی کوششیں تو قابلِ تقلید ہیں۔ انہوں نے ایک ملین کے قریب جمع کروائے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے کوئی کوشش نہیں ہوئی۔** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **صدر خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جو داغ ہے اس دفعہ دھو دیں۔ نیشنل لیول پر کوشش کریں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناروے کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ناروے میں مسجد بنی ہے تو وہاں ایک طالبعلم نے مسجد کیلئے چندہ کی غرض سے اپنے دیگر پروگراموں اور کاموں سے وقت نکال کر ٹیکسی چلائی ہے اور اس طرح ٹیکسی چلا کر اور زائد آمد پیدا کر کے ایک لاکھ کرونا ز چندہ ادا کیا ہے۔ اور بھی بہت سے نوجوانوں نے مختلف کام کر کے مسجد کیلئے چندہ ادا کیا ہے۔ تو اگر یہ روح آپ پیدا کر دیں تو لوگ پھر کوشش کرتے ہیں۔ وہاں ناروے کی بھی تو غریب جماعت ہے لیکن انہوں نے اپنی اس مسجد کی تعمیر پر ساڑھے بارہ ملین پاؤنڈز یا ساڑھے اٹھارہ ملین ڈالرز خرچ کئے ہیں۔ ہزار کے قریب ان کی تعداد ہے۔ اگر ایک مرتبہ خیال آجائے کہ ہم نے یہ کرنا ہے تو پھر سب کچھ ہوسکتا ہے۔ کسی نے weekend پر کچھ کام کیا، کسی نے سارے ہفتہ میں گھنٹہ، ڈیڑھ گھنٹہ کام کیا اور جو مزدوری ہوئی اس کو ایک ڈبہ میں ڈالتے رہے اور مہینہ کے آخر میں آکر دے دیتے۔ اس طرح سال کے آخر تک لوگوں نے 60، 70 ہزار کرونز، ایک لاکھ، سوا لاکھ کرونز تک ادا کر دیئے۔ تو یہ روح پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب انصار اللہ سے دریافت فرمایا کہ انصار اللہ کتنا تعاون کرتے ہیں؟ انصار اللہ تو سب سے زیادہ کمائی کرنے والے ہیں۔ صدر انصار اللہ نے بتایا کہ ان کی طرف سے **پچھلے سال ساڑھے چھ لاکھ کی وصولی ہوئی تھی۔ اس دفعہ** ہمارا پلان ہے کہ ایک ملین یورو جمع کروائیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک ملین یوروز کم از کم ٹارگٹ ہے۔ آپ اس کو بڑھا بھی سکتے ہیں۔ آپ کی ایک percentage بوڑھوں کی ایسی ہے جو کام نہیں کرتی اور سوشل الاؤنس لیتی ہے اور خرچ کچھ نہیں کرتے۔ اپنے پیسے بچاتے ہیں۔ سوشل الاؤنس لیتے ہیں اور خرچہ کوئی نہیں سوائے اس کے کہ کوئی زبردستی ناخلف بچے چھین لیں۔ اس کے علاوہ کمانے والے اور کام کرنے والے انصار کی بھی اچھی خاصی percentage ہے جو معیاری چندہ ادا کرسکتی ہے۔ **اس کیلئے ایک سکیم بنائیں کہ کس طرح آپ مساجد کی تعمیر** کیلئے فنڈز generate کرسکتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کو بھی چاہئے کہ اپنی سکیم بنائیں۔ سٹال لگائیں یا پھر **کچھ اور پروگرام رکھیں۔ ایسے انصار جو فارغ ہیں ان کو کہیں کہ جا کر مارکیٹ میں بیٹھیں۔** ہفتہ میں دو دن سٹال لگائیں۔ **ان کی انکم ہو اور وہ جمع کروائیں۔ آپ تجربہ کر کے دیکھیں اور ان سٹالوں سے جو انکم ہو وہ مسجد فنڈ میں جائے۔ چاہے وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔** ایک احساس تو ہوگا کہ ہم حصہ ڈال رہے ہیں۔

صدر صاحب انصار اللہ نے عرض کیا کہ ایک بات سامنے آئی ہے کہ جن جماعتوں میں مساجد بن جاتی ہیں ان کی طرف سے چندہ میں کمی آجاتی ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ توجہ دلائیں، احساس پیدا کریں۔ دو چار مقرر ایسے پیدا کریں جو تقریر کرسکیں۔ ان جماعتوں میں ان مقررین کو بھیجا کریں۔** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان میں دو تین ایسے لوگ ہیں جو چندہ اکٹھا کرنے کے حوالہ سے سارے پاکستان میں جماعتوں کو mobilize کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **فرمایا کہ ایک تو جماعتوں کے اندر اعتماد پیدا کریں۔ ان سے پیار اور محبت سے بات کریں۔ ان کو یہ realize کروائیں کہ یہ اخراجات genuine ہیں۔** مجھے بھی لوگ لکھتے رہتے ہیں اور بعض اپنے تحفظات کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ جب یہ اعتماد قائم ہو جائے گا تو پھر آپ کو چندے بھی آنا شروع ہو جائیں گے۔ اللہ کے فضل سے اس کے باوجود کہ لوگوں کو شکوے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی چندے دیتے ہیں۔ لیکن آپ اس میں محبت اور پیار سے مزید بہتری پیدا کرسکتے ہیں۔

شعبہ تصنیف و شعبہ اشاعت:

مبلغ سلسلہ مبارک احمد تنویر صاحب نے بتایا کہ بحیثیت نائب امیر شعبہ تصنیف اور اشاعت کی ذمہ داری ان کے سپرد ہے۔ اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر جو خطبات ارشاد فرمائے تھے، اللہ کے فضل سے 40 ہزار کی تعداد میں ان کا جرمن ترجمہ شائع ہو چکا ہے اور تقسیم ہو رہا ہے۔ اسی طرح کتاب Pathway to Peace جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اور مملکتوں کے سربراہان کے نام خطوط وغیرہ ہیں اس کتاب کا جرمن ترجمہ ہو کر پریس میں جا چکا ہے اور انشاء اللہ العزیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق ایک منصوبہ اور پلاننگ کے تحت تقسیم کیا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **فرمایا** کہ یہ جو Pathway to Peace کتاب ہے جس میں چار پانچ مختلف ایڈریسز ہیں اور جو خطوط میں نے سربراہانِ مملکت کو لکھے تھے وہ بھی اس میں شامل ہیں۔ انصار اللہ یوکے نے یہ کتاب از خود پانچ ہزار کی تعداد میں تقسیم کی ہے اور اب انصار اللہ یوکے از خود آٹھ ہزار کی تعداد میں یہ کتاب چھپوا رہی ہے اور پھر یہ تقسیم بھی کریں گے۔ اسی طرح یہاں بھی انصار اللہ کو کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب انصار اللہ سے دریافت فرمایا کہ جو مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے فلائرز تقسیم کئے ہیں اس میں انصار اللہ نے کیا کام کیا ہے؟ صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے بتایا کہ انہوں نے دو لاکھ کی تعداد میں فلائرز تقسیم کئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے کم تقسیم کئے ہیں۔ آپ خود بھی سکیم بنایا کریں۔ اب انصار اللہ یوکے کو نہ تو میں نے کہا تھا اور نہ امیر صاحب یوکے نے کہا تھا کہ Pathway to Peace کو پرنٹ کرواؤ اور تقسیم کرو۔ انہوں نے خود ہی سکیم بنائی ہے اور پرنٹ کروائی ہے۔ جماعت پر بوجھ نہیں ڈالا۔ اسی طرح آپ کو بھی کرنا چاہئے۔ **بہت سارا لٹریچر ہے جس کا بوجھ جماعت پر ڈالتے ہیں کہ آپ شائع کروائیں۔** ذیلی تنظیموں **کا بھی کام ہے کہ باقاعدہ اجازت حاصل کر کے یہ مرکزی کتابیں خود بھی شائع کروایا کریں اور پھر تقسیم بھی کیا کریں۔** اب آپ کو کچھ active ہونا پڑے گا۔

شعبہ امورِ عامہ:

اس کے بعد نیشنل سیکرٹری امورِ عامہ جرمنی کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اصولی ہدایت فرمائی کہ جو کیسز بھجواتے ہیں اس میں عموماً تو ٹھیک لکھتے ہیں اور بعض دفعہ معین سفارش بھی ہوتی ہے لیکن بعض دفعہ اگر کسی کی سفارش کرنے کو دل نہ چاہے تو خالی بھیج دیتے ہیں۔ نہ تو امیر صاحب کی طرف سے کوئی نوٹ آتا ہے اور نہ آپ کی طرف سے کوئی معین سفارش ہوتی ہے۔

نیشنل سیکرٹری امورِ عامہ نے عرض کیا کہ جس کو سزا ہوئی ہوتی ہے اس کی طرف سے جب معافی کیلئے درخواست آتی ہے تو اس کو سزا ہوئے دو مہینے یا زیادہ سے زیادہ چھ مہینے ہوئے ہوتے ہیں اس وجہ سے سفارش نہیں ہوتی۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ پھر باقاعدہ طور پر رپورٹ میں لکھا کریں کہ ان کو سزا ہوئے تین یا چھ ماہ ہوئے ہیں اس لئے ابھی سفارش نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب کیسز کچھ زیادہ ہونے لگ گئے ہیں اس لئے آپ لوگ ریجنل امراء اور تربیت کے شعبہ کے ساتھ مل کر ایک پروگرام بنائیں اور تربیتی امور کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

شعبہ ضیافت:

نیشنل سیکرٹری ضیافت سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماشاء اللہ ضیافت ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ ضیافت کے تحت آجکل روزانہ دوپہر، شام دو سے اڑھائی ہزار افراد کا کھانا تیار ہو رہا ہے اور کارکنان صبح سے شام تک غیر معمولی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی:

نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی سے مخاطب ہوتے ہوئے **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصار اللہ کے بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو فارغ بیٹھے ہیں اور کوئی کام نہیں۔ ان میں سے جن کو قرآن کریم آتا ہے وہ وقفِ عارضی کریں اور اپنی جماعتوں کو قرآنِ کریم پڑھایا کریں۔** معلمین اور مربیان تو یہاں اتنے نہیں ہیں کہ ہر سینٹر میں موجود ہوں اس لئے ہر سینٹر میں weekend پر قرآنِ کریم پڑھانے کیلئے انصار وقفِ عارضی کریں تو کافی مدد ہو جائے گی۔ اور جو انصار فارغ بیٹھے ہیں ان کی مصروفیت بھی ہو جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ تعلیم القرآن کی کیا سکیم ہے؟ اس پر سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے بتایا کہ نصاب کے مطابق قرآن کلاس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ اور اس کلاس میں 25 سے 30 لوگ شامل ہوتے ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ اس کی زیادہ publicity کریں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا اعلان جماعتوں کو دیں اور چھوٹی جماعتوں کے صدران کو دیں کہ وہ اپنی مسجدوں، سینٹرز میں اعلان کریں اور اسی طرح ذیلی تنظیموں کو بھی دیں۔ اس میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں اور proper فالو اَپ (follow up) کریں۔

سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ اس کے علاوہ ہماری تین کلاسیں کانفرنس کالز کے ذریعہ ہوتی ہیں۔ ایک کلاس دو سال سے جاری ہے۔ اس سال ایک نئی کلاس شروع کی ہے جس میں سو سے ایک سو پچاس آدمی شرکت کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امریکہ زیادہ دنیا دار ہے اور بہت وسیع ملک ہے۔ وہاں بھی قرآن کلاسز انٹرنیٹ کے ذریعہ چل رہی ہیں۔ پاکستان سے بھی یہ کلاس لی جاتی ہے۔ 150/200 کی تعداد میں امریکہ سے شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان کی اپنی بھی چل رہی ہیں، ان میں بھی کافی لوگ شامل ہیں۔ یہاں پر جو

effort ہونی چاہئے وہ نہیں ہو رہی۔ اس طرف توجہ دیں۔

شعبہ وقفِ نو:

اس کے بعد نیشنل سیکرٹری وقفِ نو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جرمنی میں واقفینِ نو کی کل تعداد 4600 کے قریب ہے جس میں سے 2600 لڑکے اور 1990 لڑکیاں ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر انہوں نے بتایا کہ پندرہ سال سے اوپر 1085 لڑکے ہیں اور 652 لڑکیاں ہیں۔

واقفینِ نَو کے امتحان کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ پورے جرمنی میں جماعتوں میں تین مرتبہ امتحان ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ واقفینِ نَو چاہے وہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں ان کا انتظام آپ (نیشنل سیکرٹری وقفِ نو) کے ذمہ ہے۔ لجنہ کے تحت نہیں ہے۔ لجنہ میں سیکرٹری وقفِ نَو کوئی نہیں ہے۔ لجنہ آپ کی مددگار تو ہوسکتی ہے لیکن ان کو آپ کی ہی ہدایات کو follow up کرنا چاہئے۔ ان کی علیحدہ سے اپنی کوئی پالیسی نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 15 سال سے اوپر کے 98 فیصد واقفینِ نو کا bond ری نیو (renew) ہو چکا ہے۔ ان میں سے پانچ چھ سو ایسے بھی ہیں جو یونیورسٹی میں ہیں یا اس سے اوپر جا چکے ہیں۔ اور بعض ٹیکنیکل تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

سیکرٹری وقفِ نَو نے بتایا کہ ان میں بعض فل ٹائم اور بعض پارٹ ٹائم جاب کر رہے ہیں۔ اب ان کو توجہ دلا رہے ہیں کہ حضور انور سے منظوری لے لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان کو صرف توجہ ہی نہیں دلانی بلکہ ان کو بتادیں کہ اگر آپ نے کام کی منظوری نہیں لی تو آپ کا نام وقفِ نو سے خارج کردیا جائے گا۔ **اگر کوئی واقفِ نَو بغیر منظوری کے کام کر رہا ہے تو اس کو نوٹس دے دیں کہ اگر ایک مہینہ کے اندر اندر آپ کام کرنے کا اجازت نامہ حاصل نہیں کرتے تو آپ کو واقفینِ نَو کی فہرست سے فارغ کر کے واپس بھیج دیا جائے گا۔**

اس پر سیکرٹری صاحب وقفِ نو نے بتایا کہ جب ہم کام کرنے والے واقفین سے پوچھتے ہیں تو ان میں سے کئی کہتے ہیں کہ حضور انور سے ملاقات کے دوران اجازت لے لی تھی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ملاقات کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دفتر کا تحریری ریکارڈ مکمل نہ ہو۔ **آپ کا ریکارڈ بہر حال مکمل ہونا چاہئے اور تحریری اجازت نامہ ہونا چاہئے۔ یہ اجازت نامہ اور ریکارڈ مرکز میں بھی جانا چاہئے۔**

شعبہ وصیت:

نیشنل سیکرٹری وصایا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ جرمنی میں کل کمانے والے 9225 ہیں اور ان میں سے 5510 موصیان ہیں۔ اس طرح کمانے والوں میں 60 فیصد نظامِ وصیت میں شامل ہوگئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **ان موصیان کو سرکلر بھجوا کریں کہ وصیت کے ساتھ پانچ وقت کی نمازیں بھی ضروری ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت بھی ضروری ہے۔ خطبات سننا اور ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے اور وصیت کے ساتھ جماعت میں اطاعت کا اعلیٰ معیار قائم کرنا بھی ضروری ہے۔ عاجزی کا اظہار بھی ضروری ہے۔ پوائنٹس نکال کر سرکلر بنائیں اور موصیان کو بھجوائیں۔**

سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ مجالس موصیان کو فعال کرنا ضروری ہے۔ اس پر ہم نے کام کیا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے تمام جماعتوں میں اجلاس مجلس موصیان منعقد کئے ہیں۔ اس کیلئے وہی طریقہ کار اختیار کیا تھا جو حضور انور نے بیان فرمایا تھا۔ یہاں نیشنل لیول پر ہم ہدایات دیتے رہتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور خلفاء کی ہدایات پر مشتمل باقاعدہ ایک نصاب تیار کر کے جماعتوں میں بھجواتے ہیں اور پھر وہ وہاں پڑھ کر سناتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ 'وصیت کی ذمہ داریوں' کے حوالہ سے ایک صفحہ تیار کر کے بطور یاددہانی ہر موصی کو بھجوایا کریں۔

موصیان کے اجلاس میں لجنہ موصیات کی شرکت کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **اگر لجنہ پردہ کے پیچھے ہیں تو پھر لجنہ بھی اس اجلاس میں بیٹھ سکتی ہیں۔**

سیکرٹری صاحب وصیت نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ بعض موصیان اپنی اصل آمد پر چندہ وصیت ادا نہیں کرتے تو اس بارہ میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں دورہ جات کئے گئے اور 450 موصی احباب سے انفرادی رابطہ کیا گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو لاکھ سے زیادہ وصولی ہوئی ہے اور چندہ بڑھا ہے اور ان کا معیار بھی بڑھا ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** آپ نے رپورٹ لکھ کر بھیجی تھی کہ فلاں آدمی کا اتنا اضافہ ہوا۔ پہلے وہ ہزار یورو دیتا تھا اور اب اس نے کہا ہے کہ وہ تیرہ سو یورو دے گا۔ سوال یہ نہیں ہے کہ وہ 1300 یورو ادا کرتا ہے یا 1000 یورو ادا کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جو اس کی اصل انکم ہے اس پر چندہ دینا ہے۔ اگر وہ 1100, 1200, 1500 پر دے رہا ہے تو اس بات پر خوش نہ ہوجائیں کہ اتنا اضافہ ہوگیا ہے۔ اسے کہیں کہ جس پر بھی تم دو یہ سوچ کر دو کہ موصی کیلئے کوئی رعایت نہیں ہے۔ چندہ عام دینے والے کیلئے تو رعایت ہے لیکن موصی کیلئے کوئی رعایت نہیں ہے۔ اگر مالی حالات خراب ہیں تو وصیت منسوخ کروالو یا پھر چندہ عام ادا کرنے والے کے مالی حالات خراب ہیں تو باقاعدہ طریق کے مطابق لکھ کر رعایت لے لیں۔ لیکن ایک موصی کے تقویٰ **کا معیار ایسا ہونا چاہئے کہ اس کو بہر حال بغیر کسی رعایت کے صحیح وصیت ادا کرنی چاہئے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے پیسوں میں جو اضافہ کیا ہے بڑا اچھا کیا ہے۔ لیکن یہ نہیں کہ صرف پیسے ہی اکٹھے کرنے ہیں۔ **مَیں نے پیسے اکٹھے کرنے کیلئے نہیں کہا تھا بلکہ میں نے تو کہا تھا کہ تقویٰ پیدا کریں کہ چندہ صحیح انکم پر دیں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی موصی اپنی انکم پر چندہ دے رہا ہے تو اسے وہ آپ کے خوف سے نہیں دینا چاہئے بلکہ اُسے اللہ کی خاطر دینا چاہئے۔ اور جو بھی اس کی حقیقی انکم ہے اس پر دینا چاہئے۔

شعبہ تحریکِ جدید:

نیشنل سیکرٹری تحریکِ جدید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ 35,36 ہزار پاؤنڈز مزید ادا کردیتے تو آپ پہلی پوزیشن پر آجاتے۔ اس پر سیکرٹری تحریکِ جدید نے کہا کہ انشاء اللہ ہم اگلے سال پہلے نمبر پر آنے کی کوشش کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض دفعہ یہ خیال ہوتا ہے کہ تحریکِ جدید کا چندہ تو مرکز کی رقم ہے، اس کیلئے ہم کیوں کوشش کریں؟ لیکن اللہ کے فضل سے جرمنی ان میں شامل نہیں ہے۔ جرمنی اپنے اخراجات کی نسبت مرکز کیلئے زیادہ خرچ کرتا ہے۔ لیکن شاید ایک آدھ ایسا ہو جس کے دل میں ایسا خیال ہو تو اسی لئے میں نے اپنے خطبہ میں کچھ وضاحت کردی تھی کہ مرکز کے کتنے اخراجات ہیں اور کیا ضروریات ہیں اور کیا منصوبے اور پروگرام ہیں۔ اس پر کافی لوگوں کو تسلی ہوئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی عاملہ میں سے ہر سال کچھ نہ کچھ لوگ قادیان جلسے پر جا کر وہاں دیکھیں کہ کتنی developement ہو رہی ہے۔ باوجود اس کے کہ انہوں نے اپنا چندہ 3 سے 4 گنا بڑھا دیا ہے ان کو کافی بڑی رقم دینا پڑتی ہے۔ کیونکہ وہاں قادیان میں بڑے وسیع پیمانے پر تعمیرات ہو رہی ہیں اور دوسرے کام جاری ہیں۔

اس موقع پر امیر صاحب نے بتایا کہ وہ قادیان گئے تھے۔ اب تو قادیان کی شکل بالکل بدل چکی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے بہت زیادہ نئی تعمیرات ہوئی ہیں اور نئے پراجیکٹس شروع ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری صاحب اشاعت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ وہاں قادیان میں کتب چھپ رہی ہیں آپ ان سے کتب نہیں منگوا رہے۔ انوار العلوم کی 22 جلدیں چھپ چکی ہیں۔ میرے خطبات کی بھی 7,8 جلدیں چھپ رہی ہیں۔ خطباتِ طاہر کی بھی چھپ رہی ہیں۔ اس کے علاوہ روحانی خزائن بھی نئی طرز میں شائع ہوئی ہے۔ اور بھی نئی کتابیں چھپ رہی ہیں۔ وہ لسٹ آپ کو مرکز نے بھجوائی ہوگی۔ **آپ اس کے مطابق آرڈر کریں۔**

شعبہ مال: (ایڈیشنل سیکرٹری مال)

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایڈیشنل سیکرٹری صاحب مال کے سپرد کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ایڈیشنل سیکرٹری مال صاحب نے بتایا کہ جن احباب نے بجٹ نہیں لکھوائے ہوتے ان کو بجٹ میں شامل کرنے پر کام کر رہا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ گزشتہ چھ ماہ میں کتنا کام کیا ہے؟ اس پر ایڈیشنل سیکرٹری مال صاحب نے بتایا کہ 375 احباب کو بجٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تمام لوکل امراء اور صدران کو فہرستیں بھجوادی ہیں اور ان کو کہا ہے کہ وہ اپنی سطح پر کوشش کریں اور اگر کچھ رہ جائے تو پھر مرکز اس پر کام کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ آپ اس کا follow up کرتے رہیں۔

شعبہ تربیت:

نیشنل سیکرٹری تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سننے کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں تو ہر خطبہ جمعہ میں کسی نہ کسی رنگ میں تربیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو۔ اس کے باوجود آپ کے ہاں مسجدوں میں لڑائیوں کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ دو، تین واقعات پچھلے سال ہو چکے ہیں اور عہدے داروں کے ہوئے ہیں۔ ایسا کیوں ہوا ہے؟ اس پر سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ایک تو پاکستان سے نئے دوست آئے ہیں۔ جماعتی کام کا اُن کو پتہ نہیں اس لئے ایسے واقعات ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر پاکستان سے آئے ہوئے ہیں اور ان کی تربیت اتنی کم تھی تو آپ کو فوراً یہاں مرکز لندن کو لکھنا چاہئے تھا۔ لندن تبشیر کو لکھنا چاہئے تھا کہ پاکستان سے جو asylum seekers آ رہے ہیں ان کی طرف سے اس قسم کے رویہ کا اظہار ہوا ہے اس لئے پاکستان کے ناظر اصلاح و ارشاد کو کہیں کہ ان کی فکر کریں کہ ان کو جماعتی نظام کا علم نہیں، جماعتی اقدار کا پوری طرح علم نہیں، جماعتی نظام کی اہمیت کا بھی ان کو علم نہیں ہے۔ اس لئے آپ کو فوری طور پر لکھنا چاہئے تھا کہ ہم ناظر اصلاح و ارشاد کو کہتے کہ مختلف جماعتوں کو بتاؤ اور وہاں ان کی تربیت کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسے معاملات میں اپنی رپورٹ بھجواتے ہوئے خاص طور پر ہائی لائٹ کردیا کریں کہ یہ لوگ پاکستان سے نئے آئے ہیں اور یہ asylum seekers ہیں اور اس طرح مسائل پیدا کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان سے آنے والوں کے بارہ میں یہ امید رکھی جاتی ہے کہ وہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ **لیکن یہ بھی جائزہ لے لیا کریں کہ یہ نئے آنے والے نومبائعین تو نہیں ہیں جن کی ابھی پوری طرح تربیت نہیں ہوئی۔ بہر حال جو لوگ بھی جماعتی معیار پر پورا نہیں اُترتے اور جماعتی اقدار کا خیال ان کو نہیں ہے تو پھر ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔**

مبلغ انچارج صاحب نے کہا کہ مربیان اپنے اپنے ریجنز میں لاگرز میں جا کر لوگوں سے ملے ہیں اور ان کی تربیت کرنے کی کوشش کی ہے تا کہ ان کے رویہ اور ان سے پیدا ہونے والی شکایات کے بارہ میں پیچھے نہ لکھنا پڑے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اسی لئے مَیں نے کہا ہے کہ جو اس طرح لڑائیوں میں ملوث ہیں ان کی رپورٹ مرکز کو بھجوائیں اور بتائیں کہ جہاں سے آئے ہیں وہاں سے ان کی تربیت اچھی نہیں ہے تا کہ ان کو توجہ دلائی جائے۔ یہاں آپ لاگرز میں جا کر ایک آدمی کی اصلاح کر لیں گے اور وہاں پیچھے 10 آدمی اور ہیں جو قابلِ اصلاح ہیں۔ ان کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس لئے بتانا ضروری ہے تا کہ باقیوں کی بھی اصلاح ہو۔ جماعتی نظام اسی طرح مضبوط ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ ہم نے ایک کی اصلاح کر لی تو سب ٹھیک ہے۔

اس موقع پر مبلغ سلسلہ برلن نے بتایا کہ میرے ریجن میں جو پاکستان سے آئے ہیں وہ سلجھے ہوئے ہیں اور پڑھے لکھے ہیں۔ مخلص اور وقت دینے والے لوگوں سے ہمارے ریجن کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ میں نے ان کے ساتھ مل کر میٹنگز کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سلجھے ہوئے لوگ ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اچھے بھی ہیں۔ پڑھے لکھے بھی ہوں گے، شرفاء بھی ہیں۔ مجھے بھی مل رہے ہیں۔ میں جس جگہ بھی جا رہا ہوں کافی اسائلم والوں سے مل رہا ہوں۔ اب تک چار، پانچ سو سے مل چکا ہوں۔ صرف چند لوگ ہوتے ہیں جو باقی لوگوں کو خراب کرتے ہیں۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کے علاقہ میں ایسے نہیں ہیں۔ لیکن جن علاقوں سے ایسے لوگ آئے ہیں وہاں ہم نے اصلاح کرنی ہے۔

سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ایک اور مسئلہ برادری سسٹم کا بھی ہے۔ اس وجہ سے بھی بعض دفعہ لڑائی ہوجاتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ برادری سسٹم تو کوئی نہیں ہے۔ برادری تو جماعتِ احمدیہ ہے۔ بعض لوگ ہیں جہاں برادری سسٹم ہے۔ اس طرف بہرحال زیادہ توجہ دینی پڑے گی اور مسلسل محنت کرنا پڑے گی۔ یہ نہیں کہ ایک دفعہ کہا اور رابطہ ہوگیا تو کافی ہے۔ لڑائی ہونے سے پہلے یا کسی بھی قسم کا اختلاف اُبھرنے سے پہلے، رنجشیں پیدا ہونے سے پہلے اصلاحی کارروائی ہونی چاہئے۔ سیکرٹری تربیت کا کام ہے اور مقامی سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ وہ اتنا فعال ہو کہ لڑائی کی نوبت ہی نہ آئے۔ اصلاحی کمیٹی کا کام یہ نہیں کہ جھگڑے ہوجائیں تب اصلاح کرے۔ بلکہ مسئلہ اُٹھنے **سے پہلے اصلاح ہوجائے تاکہ مسئلہ پیدا نہ ہو۔ سیکرٹریان تربیت کو بہت زیادہ گہری نظر سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اپنی جماعتوں میں اور ریجنز میں خاص پروگرام بنائیں۔ مختلف قوموں اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ آرہے ہیں اور ان میں سے بعضوں کے کیس بھی چل رہے ہیں جس کی وجہ سے ان میں ویسے ہی frustration پیدا ہوچکی ہے۔ انہوں نے کہیں نہ کہیں غصہ نکالنا ہوتا ہے۔ ان کو احساس دلائیں کہ تم مَلک، سید، مغل، پٹھان بعد میں ہو اور احمدی سب سے پہلے ہو۔ اس لئے تمہاری کچھ بھی ذات یا برادری ہو جماعتی نظام و جماعتی مفاد ان سب پر مقدم ہے۔

شعبہ امورِ خارجیہ:

اس کے بعد ایڈیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے سپرد اسائیلم اور ویزے وغیرہ کے معاملات ہیں۔

حضور انور نے موصوف سے جلسہ قادیان پر جانے والے احباب کے ویزوں کی کارروائی کے بارہ میں دریافت کیا جس پر سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہم نے 160 کی لسٹ بھیجی تھی جن میں سے 149 کی منظوری آگئی تھی۔ باقی کا ابھی انتظار ہے۔

نیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ جو رپورٹ بھجواتے ہیں اس کو تھوڑا elaborate کردیا کریں۔ رپورٹ سے یہ تو پتہ چل جاتا ہے کہ ملک میں کیا معاملات چل رہے ہیں لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا یہ نہیں پتہ لگا۔ ویسے تو آپ کی رپورٹ سے یہ انفارمیشن مل جاتی ہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور مختلف معاملات اور حالات کس رخ پر جارہے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی احباب کے نکاح فارمز حکومتی لیول پر تسلیم کرنے سے تعلق میں اُٹھنے والے معاملہ کے متعلق جائزہ لیا اور بعض انتظامی ہدایات سے نوازا۔

شعبہ وقفِ جدید:

اس کے بعد سیکرٹری وقفِ جدید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ کے حوالہ سے رپورٹ حاصل کی اور فرمایا کہ اب تو سال ختم ہونے والا ہے۔ کیا آپ کو اس سال کوئی پوزیشن آنے کی امید ہے؟ اس پر سیکرٹری صاحب وقفِ جدید نے بتایا کہ انشاء اللہ امید ہے کہ ہم ضرور کوئی پوزیشن حاصل کریں گے۔

شعبہ رشتہ ناطہ:

اس کے بعد **سیکرٹری رشتہ ناطہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا** کہ رشتہ **ناطہ کیلئے ایک مرکزی طور پر بھی کمیٹی ہونی چاہئے اور ایک مقامی طور پر بھی۔ اسی طرح ریجنل لیول پر بھی ہو۔ کمیٹی میں ذیلی تنظیموں کے صدر شامل ہونے چاہئیں۔ لجنہ کی صدر بھی شامل ہوں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لجنہ کے اندر رشتہ ناطہ کا کوئی شعبہ نہیں ہے اور نہ لجنہ کو کوئی اختیار ہے۔ اسی طرح سیمینار منعقد کرنے کا اختیار نہ لجنہ کو ہے اور نہ خدام الاحمدیہ کو اور نہ ہی انصار اللہ کو ہے۔ **جو بھی کرنا ہے وہ جماعتی طور پر، مرکزی طور پر ہونا چاہئے اور اگر ریجنل سطح پر کرنا ہے تو ریجنل امراء کے تحت ہونا چاہئے۔**

امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ ریجنل لیول پر رشتہ ناطہ کی کمیٹیاں قائم ہیں۔ اسی طرح مختلف احباب کی ٹیم ہے جن کے سپرد کونسلنگ کا کام کیا جاتا ہے۔ کونسلنگ کا کام مبلغین کے سپرد بھی کیا جاتا ہے۔ جب رشتہ فائنل ہونے کے قریب ہوتا ہے تو پھر مبلغین بھی فریقین کی کونسلنگ کرتے ہیں۔ مبلغین کے سپرد مختلف ریجنز ہیں۔ اس طرح ہم پورے جرمنی میں مبلغین کے ذریعہ بھی کونسلنگ کا انتظام کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک ایسا سیمینار یا کوئی gathering بھی رکھیں جہاں آپ کے رشتہ ناطہ کے مسائل discuss ہوں۔ پردہ **میں بے شک عورتیں صدر لجنہ کے ساتھ بیٹھی ہوں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کی طرف سے علیحدہ طور پر سوالات اور مختلف امور اکٹھے کریں کہ رشتے کیوں ٹوٹتے ہیں؟ رشتوں کیلئے ان کے پاس کیا criteria ہے؟ وہ کیا چاہتے ہیں؟ لڑکوں کی کیا ڈیمانڈز ہیں اور لڑکیوں کی کیا ڈیمانڈز ہیں؟ دونوں اطراف سے کیا کیا تحفظات ہیں؟ کیونکہ اب 20 فیصد سے زیادہ رشتے ٹوٹنے لگ گئے ہیں۔ **اس لئے اب ان سب امور کا جائزہ لیں۔**

سیکرٹری رشتہ ناطہ نے بتایا کہ ہم سیمینار کا بھی انعقاد کررہے ہیں۔ مرکزی ٹیم مختلف علاقوں میں جاکر پروگرام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے لجنہ میں جائزہ کا اہتمام کیا ہے اور رپورٹس ہمارے پاس آگئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو بھی آپ کے سوالات تھے اور جو بھی ان کے جوابات آئے ہیں یا اس کا جو بھی outcome ہے اس کی ایک رپورٹ مجھے بھی بھجوائیں اور خدام الاحمدیہ کو بھی کہیں کہ وہ بھی نوجوانوں کا جائزہ لیں۔

امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ ہم ایک سوال نامہ تیار کررہے ہیں جو کہ لڑکوں اور لڑکیوں کو دیا جائے گا۔ اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے نام لکھے بغیر ان کو یہ سوال نامہ دیں اور جوابات حاصل کریں۔

مبلغ انچارج صاحب جرمنی نے بتایا کہ جو کونسلنگ ہم کرتے ہیں اس میں لڑکے کو علیحدہ بلاتے ہیں۔ بعض اوقات لڑکی کسی اور ریجن میں ہوتی ہے تو پھر اس کے ریجن کا مبلغ اس کی کونسلنگ کرتا ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس طرح دونوں کی علیحدہ علیحدہ کونسلنگ کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ جس شخص نے لڑکی کی کونسلنگ کی ہے وہی لڑکے کی بھی کونسلنگ کرے۔ اب جس نے لڑکی کو کونسلنگ کی ہے اس کو کیا پتہ کہ لڑکے کے کیا خیالات ہیں۔ اس کے کیا مسائل ہیں۔ تو دونوں کی کونسلنگ ایک آدمی کے سپرد ہونی چاہئے۔ اگر علیحدہ علیحدہ کونسلنگ کی ہے تو پھر دونوں کونسلنگ کرنے والے مل کر میٹنگ کریں۔ جب دونوں طرف سے آئیڈیاز آجاتے ہیں تو پھر اکٹھے بٹھا کر بھی کونسلنگ کریں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بہرحال رشتوں کا اور کونسلنگ کرنے کا issue ایسا نہیں ہے کہ ہم اس کو بھلا دیں یا پھر اس کی طرف توجہ نہ دیں۔ یہ issue بڑھتا جارہا ہے۔ اس لئے اس کی طرف بہت زیادہ سنجیدگی سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

شعبہ احتساب:

محاسب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جتنی بھی رقوم آتی ہیں اور جو اخراجات ہوتے ہیں ان کا حساب رکھتا ہوں۔ اسی طرح رسیدوں کی تفصیل وغیرہ کا حساب کتاب بھی رکھتا ہوں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا 'ٹھیک ہے'۔

شعبہ آڈٹ:

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایڈیٹر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب یہ اخراجات زیادہ کرلیتے ہیں تو کیا آپ ان کو پوائنٹ آؤٹ (point out) کرتے ہیں یہ اخراجات زیادہ ہوگئے ہیں؟ جس پر آڈیٹر صاحب نے بتایا کہ ان کو ساتھ ساتھ مطلع کیا جاتا ہے اور توجہ دلائی جاتی ہے۔

شعبہ تبلیغ:

اس کے بعد نیشنل سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنے سامنے ٹارگٹ رکھیں گے اور داعیان الی اللہ کو ٹارگٹ دیں گے تو تب ہی وہ اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کہ کتنے داعیان الی اللہ رجسٹرڈ ہیں؟

اس پر سیکرٹری صاحب تبلیغ نے بتایا کہ 1000 کے قریب داعیان الی اللہ رجسٹرڈ ہیں اور اس میں سے 350 کے قریب فعال ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ گزشتہ سال بیعتوں کی تعداد 106 تھی۔ اور یکم جولائی سے اب تک 28 بیعتیں ہوئی ہیں۔ اور امسال جو 28 بیعتیں ہوئی ہیں ان میں سے 10 عرب اور 7 جرمن اور 6 رشین ہیں۔ رشین بیعتیں دو تین دن پہلے Kassel میں ہوئی ہیں۔ رشین احباب میں تاجک، چیچن اور جارجین شامل ہیں۔

سیکرٹری صاحب تبلیغ نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جو خطبات جرمن ترجمہ کے ساتھ شائع ہوئے ہیں ان کی تقسیم کا کام بھی جاری ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مشتمل پروگرام بھی منعقد کئے جارہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ Introduction to the Study of the Holy Quran کا جرمن ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس میں سے 'لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم' والا حصہ علیحدہ شائع کرلیں۔ پہلے یہ سارا قرآن کریم کے ساتھ بطور دیباچہ کے شائع ہوا تھا۔ اب آپ قرآنِ کریم کے جرمن ترجمہ کے ساتھ اس کو شائع نہیں کررہے اور اس کو نکال دیا ہوا ہے۔ اس لئے اب اگر 'لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم' والے حصہ کا ترجمہ revise ہونے والا ہے تو اسے revise کرکے اس کو شائع کریں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ ہم نے یہ حصہ 8 ہزار کے قریب شائع کردیا ہے اور اس کی تقسیم شروع ہوگئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ سے آرڈر لیں اور ان کو کم از کم چار ہزار کا ٹارگٹ دیں کہ یہ خود خریدیں اور پھر تقسیم کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کتاب Life of Muhammad جو یو کے میں شائع ہوئی تھی وہ جلد کے ساتھ تھی اور زیادہ موٹی تھی اور اس کا فونٹ سائز بھی بڑا تھا۔ اب انہوں نے اس کو کم کیا ہے، اس طرح اس کے صفحات بھی کم ہوگئے ہیں اور اب وہ جلد کے بغیر 8 ہزار کی تعداد میں شائع کروا رہے ہیں اور اس کی cost بھی کم آرہی ہے۔ اس طرح آپ بھی کم قیمت پر کتاب تیار کرکے ان کو دیں۔ انصار اللہ یو۔کے نے اپنے طور پر کوشش کی ہے۔ ایک جگہ سے اُن کو ایسا پریس مل گیا جو کم قیمت میں شائع کرنے پر تیار ہوگیا۔ اگر اس طرح آپ بھی تلاش کریں تو کافی سستی شائع کرسکتے ہیں۔ اور بجٹ میں گنجائش بھی نکل آتی ہے۔ 8 ہزار کا مطلب ہے کہ زیادہ سے زیادہ تین سے چار ہزار یوروز میں چھپ جائے گی۔ یہاں جرمنی میں بھی ایک دو احمدی احباب کے پریس ہیں وہ رعایت کرسکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جو فلائرز ہم تقسیم کرتے ہیں وہ بعض دفعہ سڑکوں پر، بسوں پر یا مختلف جگہوں پر گرے ہوئے ہوتے ہیں تو تکلیف ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فلائرز پر آیات نہ لکھا کریں۔ صرف آیات کا ترجمہ لکھا کریں۔ آیات تو ویسے بھی انہوں نے پڑھنی نہیں ہوتی۔ عیسائیوں کیلئے تو ترجمہ ہی کافی ہے۔ کسی نہ کسی طرح سے پیغام پہنچ جائے گا۔ اگر کوئی دلچسپی لیتا ہے تو ٹھیک ہے اس کو مزید لٹریچر دیا جاسکتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی لیف لیٹس پر تصاویر کے حوالہ سے سوال کیا گیا کہ جب یہ فلائرز پھینک دیتے ہیں تو کیا اس صورت میں تصاویر شائع کرنی چاہئیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فوٹوز بے شک نہ دیں۔ لیکن بعض دفعہ دوسری قسم کا لٹریچر شائع کریں جو آپ نے اپنے ایسے دوستوں کو دینا ہوتا ہے جن کے ساتھ آپ کا قریبی تعلق بن چکا ہوتا ہے تو اس **قسم کے لٹریچر میں فوٹوز شائع کردیں۔ باقی فوٹوز تو اخبارات میں بھی شائع ہوتے ہیں۔ اخبارات بھی رُلتے پھرتے ہیں۔ اس کا آپ کیا کریں گے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **بہرحال تصویریں شائع نہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر تو بہرحال شائع نہ کریں۔ ہاں ایسا لٹریچر جو مخصوص دوستوں کیلئے ہو اس میں شائع ہوں۔ تو اس قسم کے لٹریچر کی دو تین categories بنالیں۔**

صدر صاحب انصار اللہ جرمنی نے کہا کہ جب کتاب Life of Muhammad شائع ہوجائے گی تو ہم نصف کتاب کے اخراجات کی ادائیگی کرکے لے لیں گے اور پھر تقسیم بھی کریں گے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نصف نہیں بلکہ جو بھی آرڈر کرنا ہے وہ معین کرکے دیں۔ اس پر صدر صاحب انصار اللہ نے کہا کہ ہم پانچ ہزار خریدیں گے اور اس کے اخراجات ادا کریں گے۔

(جاری ہے۔ باقی آئندہ)